www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

سود کی عدالتی ممانعت کے بعد......!

'محدث' کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ عصری مسائل پر دینی نقطۂ نگاہ کو اُجاگر کیا جائے اور اس سلسلے میں اُٹھنے والے مختلف اُلنوع سوالات کا شافی جواب دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہی وہ بنیادی محرک ہے جس کے تحت عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کا خالص علمی اور فکری سطح پر تجزیہ اور ان مسائل پر مختلف نقطہ ہائے نظر کا تقابلی جائزہ پیش کرنا، محدث نے اپنے علمی اور صحافتی فرائض میں شامل کر رکھا ہے۔ ہم اللہ بزرگ و برتر کے تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ اہل علم و دانش کے ساتھ ساتھ، دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے محدث کے قارئین ہماری کارکردگی کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

پاکستان میں گذشتہ چند برسوں سے سود کے خلاف اعلیٰ عدالتی سطح پر دینی حلقوں کی جانب سے قانونی جہاد جاری تھا۔ اس سلسلے کی آخری قانونی جنگ سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپلیٹ بنچ کے سامنے دَرپیش تھی۔ اس اعلیٰ ترین عدالت کے سامنے سود کے حق میں دائر کردہ اپیلوں میں جدید معاشیات کی روشنی میں نہایت اہم سوالات اٹھائے گئے۔ محدث کے مدیر اعلیٰ نے معزز عدالت میں بہ نفس نفیس پیش ہو کر نہ صرف یہ کہ حرمتِ سود پر اپنے دلائل دیے۔ بلکہ محدث کا ایک مبسوط سود نمبر بھی ترتیب دیا گیا۔ اس خصوصی اشاعت میں سود اور سودی معیشت سے متعلق سوالات کا علمی، فکری اور دینی سطح پر جائزہ لیا گیا اور جدید ترین عصری تقاضوں کے روشنی میں مسائل کے حل کی نشان دہی کی گئی۔

یہ امر باعثِ صد اطمینان ہے کہ قانونی، دینی اور علمی حلقوں نے محدث کے سود نمبر کو گرم جوش پذیرائی سے نوازا اور بیرونِ ملک و اندرونِ ملک ہر جگہ سے بے شمار خطوط کے ذریعے ہماری حوصلہ افزائی کی گئی۔

عدلیہ کی تاریخ میں کچھ فیصلے تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں دنیائے قانون میں ایک سنگِ میل قرار دیا جاسکتا ہے...... کچھ فیصلے ایسے بھی ہوتے ہیں جو قوموں کی زندگی کو انقلاب آشنا کر دیتے ہیں جبکہ شاذ شاذ کوئی ایسا منفرد فیصلہ بھی سامنے آتا ہے جو عدلیہ اور قوم کے لئے باعثِ افتخار ہونے کے ساتھ ساتھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری دنیا پر اپنے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ۲۳؍دسمبر ۱۹۹۹ء (۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ) بروز جمعرات کو ایک ایسا ہی یادگار فیصلہ صادر کیا گیا۔ اس روز سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپلیٹ بنچ نے متفقہ طور پر قرار دیا کہ تجارتی اور صرفی، ہر طرح کے لین دین پر معاشرے میں جاری سود کی تمام شکال قرآن وسنت سے متصادم ہونے کے باوصف حرام اور ممنوع ہیں۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی قرار دیا کہ حکومتی سطح پر حاصل کردہ ملکی اور بین الاقوامی سودی قرضے بھی اسی ذیل میں آتے ہیں لہٰذا ان کا چلن بھی اسلامی تعلیمات کی رو سے ناجائز ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ آٹھ سودی قوانین کو مارچ ۲۰۰۰ء تک تبدیل کرکے قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھال لے جبکہ بقایا تمام سودی قوانین کو ختم یا تبدیل کرنے کے لئے ۳۰ جون ۲۰۰۱ء تک کی مہلت دے دی گئی ہے۔

اس فیصلے کے صادر ہوتے ہی بہت سے نئے مباحث اور مسائل سامنے آنے لگے ہیں۔ قبل ازیں وفاقی شرعی عدالت نے مارک اَپ کی، پاکستان میں رائج اشکال کو سود پر مبنی قرار دے کر ممنوع ٹھہرایا تھا۔ سپریم کورٹ کے شریعت اپلیٹ بنچ نے بھی اگرچہ وفاقی شرعی عدالت سے اتفاق کیا ہے لیکن مارک اَپ کے نظام سے سود کا عنصر خارج کرکے اسے اپنی تجویز کردہ شکل میں زیر عمل لانے کو جائز قرار دیا ہے (جس پر تفصیلی تبصرہ کا حق ہم محفوظ رکھتے ہیں)۔ عدالتِ عظمیٰ نے بیرونِ ملک سے لئے جانے والے سودی قرضوں کو بھی اسلامی قانون سے متصادم قرار دے دیا ہے۔ اس طرح اس فیصلے کی سب سے بڑی زَد ان بین الاقوامی قرضوں پر پڑی ہے جو حکومت اپنی معیشت کو سہارا دینے کے لئے عالمی مالیاتی اداروں سے حاصل کرتی ہے۔

سود پر مبنی بین الاقوامی قرضوں کے غیر اسلامی قرار پا جانے کے بعد حکومتی ماہرین معیشت کو ایک چیلنج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ کوئی ایسا حل تلاش کرنے میں مصروف ہیں جو عدالتی معیار پر بھی پورا اُترے اور عالمی مالیاتی اداروں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ دوسری طرف سود کے حرام قرار پا جانے کے فوراً بعد وزارتِ خزانہ نے پرانے قرضوں کی ری شیڈولنگ کے نام پر ان قرضوں کی ادائیگی کے سلسلے میں نئے معاہدات کئے ہیں۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ ان نئے مالیاتی معاہدات میں بھی سودی بنیاد کو قائم رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت، پاکستانی بنکوں اور دیگر مالیاتی کمپنیوں کی جانب سے بھی عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے پر صدقِ دل سے لبیک کہنے کی قابل اعتبار شہادتیں ابھی تک کسی ٹھوس صورت میں سامنے نہیں آئیں۔ اس سہل انگاری کے سبب عوامی سطح پر دو طرح کے شکوک دلوں میں پرورش پا رہے ہیں: ایک تو یہ کہ پاکستانی کمپنیوں کو یقین ہے کہ مستقبل قریب میں اس فیصلے پر عملدرآمد کا کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمکان نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے خیال میں کوئی متبادل غیر سودی قابلِ عمل نظام موجود نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ خود حکومت کے ماہرینِ معاشیات اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ جس کا ثبوت اب تک قرض کے تیرہ نئے بین الاقوامی معاہدے ہیں جو سپریم کورٹ کا واضح اور دوٹوک فیصلہ آنے کے بعد کئے گئے ہیں اور جن میں سود کی ادائیگی ایک بنیادی اور لازمی شرط کے طور پر موجود ہے۔

بین الاقوامی معاشی تعلقات سے قطع نظر سپریم کورٹ نے ملکی بنکاری کا ڈھانچہ تبدیل کرنے، مروّجہ بیع مؤجل کے رائج نظام میں تبدیلی لاکر اسے اسلامی بینکاری کی حدود میں لانے، پٹہ داری سسٹم کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے اور اس میں سود کی لعنت کو خارج کرنے، تجارتی دائرے میں بل آف ایکسچینج، ایل سی اور پرامیسری نوٹ کی رائج اَشکال کو تبدیل کرنے، قرض یا ادائیگی رقم کی دستاویزات کی خرید وفروخت کو اسلامی مالیاتی مارکیٹ سے خارج کرنے اور انعامی بانڈز کی پوری سکیم کو ایک میوچل فنڈ میں بدل دینے کے علاوہ قانونِ حصولِ اراضی کے سودی ضوابط کو اسلامی بنانے کے علاوہ بارہ کے لگ بھگ بڑے سودی قوانین وضوابط کو جون ۲۰۰۱ء تک ختم کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ لیکن حکومت کی جانب سے اس سلسلے میں اس سرگرمی کا مظاہرہ سامنے نہیں آیا جس کی توقع کی جارہی تھی۔

اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ بھی ہے کہ حکومت کی ذمہ داری اپنی جگہ...... سودی نظامِ معیشت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کے لئے اسلامی بینکاری کے تمام ماہرین، قانون دانوں، مفکرین اور علماءِ کرام کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ صحیح اور سچا اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی ذمہ داری امتِ مسلمہ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ اہلِ علم ودانش کا اوّلین فرض ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے اس تاریخ ساز فیصلے کا باریک بینی سے مطالعہ کریں اور عدالتِ عظمیٰ نے جن قوانین کو خلافِ اسلام قرار دیا ہے، نہ صرف یہ کہ ان کے متبادل قوانین وضوابط تجویز کریں بلکہ عدالت نے بینکاری نظام میں جن تبدیلیوں کی ہدایات دی ہیں، اسلامی معیشت کی روشنی میں ان کا قابلِ عمل خاکہ بھی پیش کریں۔ یہ صرف عدالتِ عظمیٰ یا حکومت ہی کی مدد نہیں ہوگی بلکہ خود اسلام کی بھی ایک عظیم خدمت ہوگی۔ بارش کے پہلے قطرے کے طور پر ہم محدث کا 'سود نمبر' تو پیش کرچکے ہیں اور شریعتِ سمحاء کی موسلا دھار بارش سے پہلے اپنی شبنم پاشی یا ہلکی پھوار کے لئے "اسلامی معیشت نمبر" نکالنے کا پروگرام بنارہے ہیں۔ جسے اہل علم ودانش اور معاشی ماہرین کے پرزور علمی تعاون سے ہی جلد منظر عام پر لایا جاسکتا ہے۔

اللہ بزرگ وبرتر سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سود کی لعنت کو مکمل طور پر ملک بدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے ...... آمین!

(ڈاکٹر ظفر علی راجا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ